سینتیسویں تقریبِ تقسیم اسناد

پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ پشاور

بتاریخ ۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی سینتیسویں تقریب تقسیم اسناد بتاریخ ۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر جناب قاضی عبدالمجید عابد وزیر خوراک، زراعت و امداد باہمی۔ حکومت پاکستان مہمان خصوصی تھے۔ جنہوں نے تربیت یافتہ افسران میں ڈگریاں تمغے اور انعامات تقسیم کئے۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد جناب محمود اقبال شیخ ڈائریکٹر جنرل نے پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی سرگرمیوں کا ایک جائزہ پیش کیا۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم وزیرِ خوراک، زراعت و امدادِ باہمی حکومتِ پاکستان

وائس چانسلر ز جامعاتِ پشاور

معزز خواتین و حضرات!

السلام وعلیکم

میں تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آپ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود کچھ وقت نکال کر یہاں تشریف لائے اور پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ کے سینتیسویں سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد کی صدارت قبول فرمائی۔ آپ کو خاص طور پر اس لئے مدعو کیا گیا کہ جناب والا بہ نفسِ نفیس اس کارکردگی کا سرسری جائزہ لے سکیں جو یہ ادارہ جنگلات میں تحقیق و تدریس کے لئے سرانجام دے رہا ہے۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ہماری کاوشوں کا دائرہ اپنے ملک تک ہی محدود نہیں بلکہ ہم حتی الوسع دوسرے دوست ممالک کے لئے بھی کام کر رہے ہیں۔ اس ادارے کو موجودہ شکل

میں ڈھالنے کے لئے مسلسل اور انتھک جدوجہد کرنا پڑی۔ یہ بتدریج ترقی ہمارے اپنے ملک کے تربیت یافتہ افراد کے علاوہ کئی دوست ممالک سے لئے گئے فنی ماہرین، وظائف اور سازوسامان کی بھی مرہونِ منت ہے۔

جناب والا!

جنگلات کے علاوہ آپ خوراک کی خودکفالت میں بھی گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ لہٰذا اس موقع پر درختوں کے اثرات کا ذکر بے جا نہ ہوگا، جو بالواسطہ یا بلاواسطہ خوراک کی پیداواری صلاحیت کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں اور جنہیں اکثر ترقی پذیر ممالک غذائی بحران کے سبب پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ بعض اقوام تو جنگلات کی اہمیت کا اندازہ لگانے سے ہی قاصر ہیں۔

جناب والا!

جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ جنگلات قدرتی ماحول کو مستحکم بنا کر موسمی اثرات کو معتدل رکھتے ہیں تاکہ پیداواری ہدف بہ آسانی حاصل کئے جا سکیں۔ اس کے علاوہ زمین کے کٹاؤ اور پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ و تسلسل بھی پیدا کرتے ہیں۔ درختوں کا یہ کردار بنجر آب گیر رقبوں اور بے آب و گیاہ علاقوں کے لئے انتہائی اہم ہے۔ جن علاقوں میں نباتات کی حد سے زیادہ کٹائی کی جاتی ہے وہاں نہ صرف زمین کی شکست وریخت میں اضافہ ہو جاتا ہے بلکہ زمین پیداواری صلاحیت بھی کھو بیٹھتی ہے۔ یہ عمل پانی کے غیر یقینی طرزِ بہاؤ کو جنم دے کر میدانی علاقوں کی زرعی معیشت کے لئے خطرات اور افراد میں شکوک وشبہات کا موجب بنتا ہے۔ پانی کا یہ متغیر بہاؤ ایک جانب کثافتوں کے ڈھیر لا کر ڈیموں میں ڈال دیتا ہے اور ان کی پانی و بجلی کی پیداوار میں کمی کا باعث بنتا ہے، تو دوسری جانب سیلابوں میں زیادتی اور شدت پیدا کر کے انسانی جانوں اور مویشیوں کا نقصان، اور زرعی اجناس، مال و دولت اور سلسلہ مواصلات کو درہم برہم کر دیتا ہے۔ اگر ہم ۱۹۷۳ء اور ۱۹۷۶ء کے سیلابوں کا نقشہ ذہن میں لائیں تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ سیلاب نہ صرف وقتی طور پر اپنے ساتھ بے پناہ تباہی لائے بلکہ آنے والے سالوں میں ملک کو خوراک میں کمی سے بھی دوچار ہونا پڑا اور اس طرح سرکاری خزانہ کو زرِ مبادلہ کا اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑا۔

خشک اور بے آب و گیاہ میدانوں کا منظر بھی کچھ زیادہ مختلف نہیں، ان علاقوں میں لکڑی، ایندھن اور خوراک کی ضروریات کے علاوہ اِن جانوروں کی چرائی کے مسلسل بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے نباتاتی ماحول

تقریباً ختم ہونے کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ نتیجتاً اڑتے ہوئے ریتلے ٹیلے پھیل کر نہ صرف زرعی زمینوں پر مسلط ہوتے جا رہے ہیں بلکہ نہروں سڑکوں اور ریلوے لائینوں جیسے اعضائے رئیسہ میں دخل اندازی کر کے روزمرّہ کی زندگی کو اجیرن بنا دیتے ہیں۔ ایسے حالات میں قطاروں کی صورت میں لگائے گئے درخت کافی حد تک گرد آلود ہواؤں اور عمل تبخیر میں کمی کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے علاقوں میں کھڑے قطار در قطار درخت کھیتی باڑی کے باضابطہ نظام کے لئے جزو لازم ہیں۔ اس کے علاوہ درختوں کی نباتاتی اور ماحولیاتی اہمیت حقیقت پسندانہ رویہ کی متلاشی ہے۔ درختوں کی ایسی کئی اقسام موجود ہیں جو فضا سے نائیٹروجن کو حاصل کر کے زمین تک پہنچاتی ہیں۔ یہ درخت سالانہ اوسط ۵۰۰ کلوگرام فی ہیکٹر تک نائیٹروجنی کھاد مہیّا کر سکتے ہیں اور اس طرح مصنوعی کھاد کی قلّت دور کرنے میں ممدو معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ درختوں کا زمین سے پانی نکال کر پتوں کے ذریعے فضا میں چھوڑنے کا عمل سیم زدہ علاقے کے لئے باعثِ رحمت ہے بعض درخت تھور سے مغلوب زمین پر اپنی افادیت ثابت کر کے رقبہ کو قابلِ کاشت بنانے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں اس طرح موجودہ سیم و تھور کا مسئلہ بھی کسی حد تک درختوں کی مدد سے حل کیا جا سکتا ہے۔

جنابِ والا !

متذکرہ بالا درختوں کے فوائد کے علاوہ بھی بہت سے دیگر متعلقہ فوائد خوراک پیدا کرنے کے حامل ہیں۔ مثلاً پھل دار درخت، خشک میوہ جات اور جنگلی جانوروں کی صورت میں حاصل کی گئی خوراک جو دیہی زندگی کا لازمی جزو ہے، درخت ہی مہیّا کرتے ہیں ——— اس کے علاوہ ایسے علاقے جہاں خشک سالی کی وجہ سے گھاس پھوس کی مقدار میں اکثر کمی واقع ہو جاتی ہے درخت چارا کی صورت میں کار آمد بن جاتے ہیں۔ مزید برآں کچھ ایسی گھریلو اور بڑی صنعتیں بھی ہیں جن کا کلی انحصار جنگلوں سے حاصل شدہ پیداوار پر ہی ہوتا ہے۔ درخت لگانے سے درخت کاٹنے تک کا عمل بہت سے ایسے افراد کو ذریعہ معاش فراہم کرتا ہے جن کے پاس نہ تو اپنی زمین ہے اور نہ ہی کوئی مستقل روزگار۔ اگر یہ جنگل نہ ہوتے تو شاید ایسے اشخاص دو نوالے روٹی کے محتاج ہوتے۔

جنابِ والا!

اس مختصر رُوداد کا مدّعا صرف یہ تھا کہ غذائیت کی کمی کو پورا کرنے کے لئے جو کردار جنگلات ادا کرتے ہیں اُسے اُجاگر کیا جائے جنگلات، زراعت اور منصوبہ بندی کے پیشہ ور افراد کا آپس میں اشتراک وقت کی اہم ضرورت ہے۔ زراعت و جنگلات سے منسلک افراد کا بنیادی مقصد درختوں اور زرعی اجناس کی مجموعی پیداوار کو بڑھانے اور زیادہ سے زیادہ دیر پا فائدہ حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ درخت اور فصلوں کا ساتھ لازم و ملزم ہے اور دونوں کا ایک دوسرے پر قطعی انحصار ہے۔

جناب والا!

چونکہ آپ پہلی دفعہ موجودہ ذمہ داریوں کے ساتھ پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ میں تشریف لائے ہیں اس لئے ادارہ کی سرگرمیوں کی مختصر رُوداد پیش کرنا بے جا نہ ہوگا پچھلے کئی برسوں سے یہ ادارہ صوبائی محکمہ جنگلات اور ملک کے دوسرے اداروں کو درختوں کے نظام کو بہ طریقِ احسن چلانے میں مدد دے رہا ہے اس ادارے کا بنیادی مقصد جنگلات کے انتظام کے لئے فنی معلومات اور غیر آباد زمینوں کو کار آمد بنانے کے لئے بہتر طریقۂ کار وضع کرنا ہے تاکہ موجودہ طلب و رسد کی صورتحال کو بہتر بنایا جا سکے۔ اس سلسلہ میں شجر کاری کے بہتر اسلوب، اچھا بیج، درختوں کی نظامت و تحفظ اور آسان و معیاری کٹائی و استعمال کے لئے سودمند طریقۂ کار وضع کرنا شامل ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ درخت لگانے کے عمل پر اُگائی گئی نرسریاں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں نرسریوں کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ادارہ کے فنی ماہرین نے جونیپر ..... JUNIPER EXCELSA زیتون (OLEA CUSPIDATA) کیکر (ACACIAS) اور شیر ول ALNUS NITIDA جیسی اہم اقسام کی نرسریاں اُگانے میں ملکہ حاصل کیا ہے۔ خاص طور پر جونیپر کے درخت کے لئے اگائی گئی نرسریاں زیارت (بلوچستان) کے جنگلات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کریں گی چیڑ (PINUS ROXBURGHII) یوکلپٹس (EUCALYPTUS CAMALDULENSIS) پاپلر (HYBRID) اور جونیپر کی وسیع پیمانے پر شجر کاری میں صوبائی محکمہ جنگلات کے اراکین کا تعاون ہمارے تجربات میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے جنگلات کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لئے بہت

سی اقسام کے جدول بھی بنائے گئے ہیں، جن کے نتائج حوصلہ افزا ہیں۔

جناب والا !

مسلسل صبر آزما کاوشوں کا ثمر تیزی سے بڑھنے والے درخت ہیں جن کو اُگانے، لگانے اور بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے درکار معلومات پر دسترس حاصل کر لی گئی ہے ایسے درختوں میں یوکلپٹس، پاپلر اور ایپل ایپل قابلِ ذکر ہیں یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ اگر یہ ادارہ اور محکمہ جنگلات صوبہ سرحد مل کر زرعی زمینوں پر پاپلر کے درخت لگانے کو فروغ نہ دیتے تو آج افغان مہاجرین کی لکڑی اور ایندھن کی ضروریات پورا کرنے کے لئے قدرتی جنگلات پر اضافی بوجھ ڈالنا پڑتا، نتیجتاً ہمارے محدود لکڑی کے ذخیرے اس بوجھ کے متحمل نہ ہوتے اور ان کی حالت مزید رُو بہ تنزل ہو جاتی۔ غیر ملکی دوسرے درختوں کے علاوہ پائین (PINES) کی مختلف اقسام پر بھی تجربات کئے گئے ہیں۔ جن میں PINUS PSEUDOSTRABUS P. ELLIOTTII اور P. NIGRA قابلِ ذکر ہیں۔ خاص طور پر اول الذکر پودے کی کارکردگی ہمارے اپنے پودے P. WALLICHIANA سے تقریباً دوگنی ہے۔

جناب والا!

چونکہ ہماری ضروریات کا تقریباً ۹۰ فیصد سوختنی لکڑی اور ۴۵ فیصد عمارتی لکڑی کا حصّہ زرعی زمینوں سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے مختلف جگہوں پر AGRO-FORESTRY اور BIOMASS PRODUCTION پر بطور خاص توجہ دی گئی ہے اس سلسلے میں میرپور خاص کے علاقہ میں زرعی زمین پر لگائی گئی درختوں کی قطار (SHELTER BELTS) ایک اہم کڑی ہے۔ اسی قسم کا کام صوبہ سرحد اور پنجاب میں بھی شروع کیا جا چکا ہے۔ تاکہ درختوں کے اثرات اور اُن سے حاصل شدہ آمدنی کا اندازہ لگایا جا سکے۔ کم بارش والے علاقوں اور سیم و تھور کی شکار زمینوں پر اُگائے گئے کچھ ایسے درختوں کی بھی نشاندہی ہوئی ہے جو ان حالات کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں۔

آب گیر رقبوں، چراہ گاہوں اور جنگلی جانوروں کے تحفظ کے لئے بھی تحقیق کی جا رہی ہے۔ آب گیر رقبوں کی بحالی اور زمینی کٹاؤ کو کم کرنے کے لئے درختوں کی افزائش، گھاس کے بیج کی بوائی، حفاظتی بند پانی

کے پکے راستے اور طریقہ چرائی جیسے تجربات سے کسی حد تک خاطرخواہ نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ جنگلی جانوروں کی اہم قسمیں اُڑیال۔ مارخور، وغیرہ کے متعلق اہم معلومات اکٹھی کی گئی ہیں MIGRATORY آبی پرندوں کی تعداد کا اندازہ پابندی کے ساتھ لگایا جاتا ہے۔

جناب والا!

لکڑی کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ لکڑی کا صحیح استعمال بھی بنیادی اہمیت کا حامل ہے لکڑی کو استعمال کرنے سے قبل خشک کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں یوکلپٹس اور پاپلر کی لکڑی پر ہوا میں خشک کرنے پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں، ان کے اعداد و شمار جمع کر لئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان لکڑیوں کے طبعی اور میکانی خواص کا بھی مطالعہ کیا گیا ہے، تاکہ بہتر انداز میں فرنیچر اور کراس آرمز CROSS ARMS کو تیار کیا جا سکے۔ بہت سی ایسی لکڑیاں بھی ہیں، جو کم درجہ خواص کی حامل ہونے کی صورت میں بیکار سمجھی جاتی ہیں ایسی لکڑیوں کا تحقیق کے ذریعے مختلف انداز کی مصنوعات بنا کر جانچ پڑتال کی گئی ہے۔ اور اب ان لکڑیوں کو بھی دوسری اہم لکڑیوں کی طرح استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ چیڑ کی لکڑی سے گودا اور کاغذ حاصل کرنے کے لئے بھی تجربات کئے گئے ہیں۔ جن کے نتائج کافی حد تک حوصلہ افزاء ہیں۔ لکڑی کی جنگل میں کٹائی اور نکاسی اور پھر منڈی تک ڈھلائی ایسے عوامل ہیں جن کا لکڑی کی قیمتوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ایسے کئی مختلف طریقوں کا تقابلی جائزہ لیا جا رہا ہے تاکہ سود مند طریقوں کا رواج عمل میں لایا جا سکے۔

جناب والا!

بنیادی سائنسی علوم جو ہر ایک تحقیقاتی اور تدریسی ادارہ کے لئے اہم ہوتے ہیں ان کا کردار یہاں پر بھی فعال ہے ہمارے ہاں ایک لکڑی میں سوراخ کرنے والے اور پتہ خور کیڑوں کا علاج دریافت کیا جا چکا ہے اس کے ساتھ ساتھ پیتھالوجی برانچ نے جونیپر کے اور دوسرے درختوں پر حملہ آور بیماری "تسمہ" کے لئے بھی علاج تجویز کئے ہیں کیمسٹری برانچ نے مختلف قسم کے درختوں اور تجارتی نوعیت کی جڑی بوٹیوں سے تیل اور روغنی اجزاء وغیرہ حاصل کرنے کے لئے اعداد و شمار جمع کئے ہیں۔ جو کہ مختلف صنعتوں کے لئے نہایت اہم ثابت ہو سکتے ہیں۔ ریشم سازی ملک کی ایک اہم گھریلو صنعت ہے جو متوسط دیہاتی علاقوں کے لئے اضافی

آمدنی کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ ریشم کی صنعت کو صحیح نہج پر چلانے کے لئے بنیادی اور ضروری تجربات کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ پیداوار میں اضافہ کیا جا سکے۔ اس سلسلہ میں بہتر توُت کے پودے اور اعلےٰ قسم کے ریشم کے کیڑوں کی نسل حاصل کرنے پر تحقیق جاری ہے اگر یہ تجربات کامیاب ہو گئے تو یقیناً یہ ملک چند سالوں میں بیماری سے پاک ریشم کے کیڑے کے انڈے تیار کرنے میں خود کفیل ہو جائے گا۔

جناب والا!

تحقیق و تدریس میں کی گئی پیش رفت کا ہر سال ایک تحقیقاتی کمیٹی جائزہ لینے کے بعد منظور یا مسترد کرتی ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران تمام صوبوں کے جنگلات کے افسرانِ اعلےٰ اور تحقیق سے منسلک افراد ہوتے ہیں جو ہر ایک سائنسدان کے کام کا گہری نظروں سے جائزہ لیتے ہیں، اور آنے والے سال کے لئے نیا پروگرام بھی تجویز کرتے ہیں۔ تحقیق سے حاصل شدہ نتائج کو تحقیقی مقالوں کی شکل میں سہ ماہی رسالہ جنرل آف فارسٹری میں شائع کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کام کا اجراء نوٹس، بُلیٹن اور بروشرز کی شکل میں کیا جاتا ہے پچھلے دو تین سال پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ نے مختلف موضوعات پر FAO کے لئے رپوٹیں بھی تیار کی ہیں جن سے اس ادارہ کی بین الاقوامی سطح پر ابھرتی ہوئی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں کم بارش ولے علاقوں کی شجرکاری، آب گیر رقبوں کا انتظام، لکڑی بطور توانائی "بائیو ماس کی پیداوار اور دیہاتی علاقوں میں لکڑی کی صنعتیں وغیرہ پر لکھی گئی رپورٹیں قابلِ ذکر ہیں۔

جناب والا:

تحقیق کے علاوہ یہ ادارہ فنی اور پیشہ ورانہ تربیت کا بھی انتظام کرتا ہے اس سلسلہ میں نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے بلکہ غیر ملکی دوست ممالک کے افراد کو بھی تربیت دی جاتی ہے۔ بنگلہ دیش ایتھوپیا نیپال عراق، سوڈان، صومالیہ، زنجی بار، شام اور یمن وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ مزید برآں حاضر سروس افراد نئے فنی تقاضوں سے روشناس کروانے کے لئے چھوٹے چھوٹے ریفریشر کورسز کا بھی اجراء کیا جاتا ہے۔ آج کل ایم ایس سی فارسٹری کے کورس کے علاوہ دو نئے ایم ایس سی کورسز کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک کورس کا تعلق سوشل فارسٹری سے ہے اور دوسرا کورس لکڑی کی کٹائی، نکاسی اور استعمال سے متعلق ہے۔ نتیجتاً اب ہمارے

پاس ۱۳۵ طلباء زیر تربیت رہے جو کہ ادارہ کی تاریخ میں سب سے زیادہ تعداد ہے۔ ان طلباء میں سے سولہ کا تعلق بنگلہ دیش سے اور دو کا ایتھوپیا سے ہے اس سال بنگلہ دیش نیپال اور صومالیہ سے طلباء کی آمد متوقع ہے۔

جناب والا!

ادارہ کے معمول کے تدریسی اور تحقیقی کام کے علاوہ ہیں ترقیاتی پروجیکٹ بھی چل رہے ہیں، ان میں سے تین کے لئے FAO/UNDP امداد دے رہی ہے اور ایک کے لئے GTZ کا تعاون حاصل ہے۔ جبکہ کچھ پراجیکٹ ابھی منظوری کے مختلف مراحل طے کر رہے ہیں۔ جن میں سب سے اہم توانائی حاصل کرنے کے لئے شجر کاری کا پروگرام یو ایس۔ ایڈ کے تحت چلایا جاتا ہے۔ غیر ملکی امداد کے علاوہ تقریباً سولہ سکیمیں ایسی ہیں جو کہ پاکستان ایگری ریسرچ کونسل (PARC) کے تعاون سے جاری ہیں۔

جناب والا!

صوبائی محکمۂ جنگلات اور ملحقہ اداروں کی فنی معاملات میں عمومی خدمت کے علاوہ زمین دار بھائیوں اور دوسرے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو بھی شجر کاری کے سلسلہ میں مدد دی جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں موقع پر جا کر نمائشی پلاٹ بھی لگائے جاتے ہیں تاکہ شجر کاری کو جائز فروغ و ترقی مل سکے۔ علاوہ ازیں واپڈا، ریلوے، واہ آرڈیننس فیکٹری، ہیوی کمپلیکس اور افواج پاکستان کو بھی بوقت ضرورت فنی مشورے فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ چھوٹے پیمانے پر شجر کاری کے لئے ضروری کورسز کا اہتمام کر کے متعلقہ محکموں کے افراد کو تربیت بھی دی جاتی ہے۔ پچھلے دنوں زمینوں پر درخت اُگانے اور ان کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے پورے ملک میں صوبائی ہیڈ کوارٹرز پر سوشل فارسٹری کے لئے سیمینار کا بھی انعقاد کیا گیا تاکہ لوگ بھی اس قومی اور مذہبی فریضہ میں بھرپور حصّہ لے سکیں۔ اس سیمینار میں کافی زمیندار بھائیوں نے شرکت کی اور توقع سے زیادہ بہتر نتائج حاصل ہوئے۔

جناب والا!

آج جو ایم ایس سی کے آٹھ طلباء اور بی ایس سی کے بتیس ۳۲ طلباء کامیابی سے اپنی تربیت حاصل کر کے ہم سے رخصت ہو رہے ہیں انہیں میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور اُمید رکھتا ہوں کہ تباہ حال نباتاتی ماحول

کو سنوارنے کے لئے جو تعلیم ہم نے یہاں دی ہے اُس سے وہ آنے والے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے ملک کی بہتر خدمت کریں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے نیک مقاصد میں پورا اُترنے کی توفیق عطا کرے اور مشکل اوقات میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

جناب والا!

آخر میں، میں آپ کا از حد مشکور ہوں، کہ آپ نے اپنے قیمتی لمحات آج شام ہمارے ساتھ گزارے جو ہمارے لئے تقویت اور خوشی کا باعث بنے۔ میں ان تمام مہمانوں کا بھی بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اس محفل کو رونق بخشی اور ہماری خوشیوں میں شریک ہوئے۔ اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں تمام صوبائی محکمہ جنگلات کے سربراہوں اور اہل کاروں اور دیگر اداروں کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات اور محدود وسائل کے باوجود ہر کام میں ہماری مدد اور ہمت افزائی فرمائی۔ والسلام

پاکستان پائندہ باد

سالانہ رپورٹ

راجہ محمد اشفاق - ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن ڈویژن

۳۷ ویں پاسنگ آؤٹ تقریب - پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محترم مہمانِ خصوصی ، مہمانان گرامی ، معزز خواتین وحضرات

اس تقریب میں آپ کی شمولیت ہمارے لئے باعثِ عزت ہے جس کے لئے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں ۔

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ سے اب تک کل ۱۳۱۴ طلباء مہتمم جنگلات (SUB - DFO) اور ۴۸۴۷ طلباء امین جنگلات (RFO) کا بالترتیب M.Sc اور B.Sc فارسٹری کی سطح کے کورسنر مکمل کر چکے ہیں۔ بیرونی دوست ممالک کے ۵۵ طلباء بھی اس ادارے میں زیرِ تربیت رہے ہیں۔ M.Sc. اور B.Sc. فارسٹری ۸۵ - ۱۹۸۳ کورس میں کامیاب ہونے والے طلباء کی تعداد جن کے لئے یہ تقریب منعقد ہوئی ہے ان کی مختصراً درج ذیل ہے ۔

صوبہ / ادارے / بیرونی ممالک	ایم۔ایس۔سی فارسٹری	بی۔ایس۔سی فارسٹری
صوبہ سرحد	۳	۹
" پنجاب	۳۳	۱۳
" سندھ	۳	۲
" بلوچستان	۱	-
آزاد کشمیر	۴	۷
پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ	۳	-
فارسٹ ڈویلپمنٹ کارپوریشن (سرحد)	۳	-
پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل اسلام آباد	۱	-
ایتھوپیا	-	۱
ٹوٹل	۵۱	۳۲

M.Sc. اور B.Sc. فارسٹری ۸۶-۱۹۸۴ء کورس میں زیرِ تربیت طلباء کی تعداد بالترتیب ۳۱ اور ۲۲ ہے جن میں دوست ممالک بنگلہ دیش کے ۱۶ طلباء اور ایتھوپیا کا ایک طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ آپ کی ملاقات ان سے انہی دنوں میں آئندہ سال ہوگی۔

جنابِ عالی: ہم آپ کے شکرگذار ہیں کہ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد، رہائش کی قلت، ٹرانسپورٹ کا فقدان، تدریسی ساز و سامان اور اساتذہ کی کمی کے پیشِ نظر جنگلات کی تعلیم کی ترقی کے لئے ۱۴ ملین روپے کی اسکیم منظور کی جو سال ۸۴-۱۹۸۳ء سے زیرِ عمل ہے۔ اسکیم تو شروع ہوچکی ہے مگر لمبے دفتری ضابطوں کی وجہ سے، جس پر اغلباً کسی کو بھی اختیار نہیں، اسکیم کی اتنی افادیت نہ ہوسکی جس کی ہمیں توقع تھی حالانکہ ہر سال اہم مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ایک خطیر رقم بھی مختص کی جاتی ہے۔ خاص طور پر اساتذہ کی کمی

کی وجہ سے شدید مشکلات کا سامنا ہے جیسے وقتی طور پر محکمہ جنگلات صوبہ سرحد سے تین عدد DFO صاحبان کو مستعار (Deputation) لے کر پورا کیا گیا ہے، جو کہ مسئلہ کا دائمی حل نہیں ہے۔

جنگلات کی تعلیم کا بہترین حصّہ فیلڈ ٹریننگ ہے۔ کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کو پاکستان کے تقریباً تمام پہاڑی، میدانی، دریائی، صحرائی اور ساحلی جنگلات میں عملی تربیت کے لئے لے جایا جاتا ہے۔ دور دراز علاقوں میں جانے کے لئے اچھی ٹرانسپورٹ کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس سلسلے میں بذریعہ اسکیم بسوں کی خرید کا سلسلہ جاری ہے۔

موجودہ ہاسٹل میں صرف ۷۰ طلباء کے لئے رہائش ہے جبکہ اس وقت ۱۳۶ طلباء اسی جگہ رہائش پذیر ہیں جس سے ان کی تعلیم و تربیت پر منفی اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اسکیم میں منظور شدہ ہاسٹل کی تعمیر بھی شامل ہے۔ جس پر امید ہے عنقریب کام شروع ہو جائے گا۔ ایک مشکل یہ بھی ہے کہ اسکیم منظور ہونے کے بعد اسکیم میں تدریسی ساز و سامان، ٹرانسپورٹ، فرنیچر، کیمپنگ کے لوازمات وغیرہ کی خریداری کے لئے ڈائریکٹر جنرل سپلائیز کراچی کو لکھنا پڑتا ہے۔ چونکہ ان لوگوں کے پاس اور بھی ہزاروں کام ہوتے ہیں اس لئے انہیں مائل بہ کرم کرنے کے لئے ہماری پیش نہیں جاتی۔ بہر حال چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسدؔ۔

جناب عالی! آج کل اسپیشلائیزیشن (Specialization) یعنی کسی بھی مضمون میں اعلیٰ خصوصی تعلیم کا دور دورہ ہے۔ اس کا عمل دخل، M. S فارسٹری کی تعلیم میں سال ۱۹۸۱ء سے فارسٹ پراڈکٹس و انجنیئرنگ میں G T Z یعنی وفاقی جرمنی کے تعاون سے شروع ہوا حال ہی میں FAO اور UNDP کے تعاون سے واٹرشیڈ مینیجمنٹ میں خصوصی تعلیم کے کورسز کی منظوری کے لئے پشاور یونیورسٹی سے رجوع کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وائلڈ لائف مینیجمنٹ، ماریننج مینیجمنٹ اور سیری کلچر میں اعلیٰ خصوصی تعلیم کے لئے ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے اور امید ہے کہ جلد ہی منظوری کے لئے پشاور یونیورسٹی سے رجوع کیا جائے گا۔

خصوصاً میں آپ کی توجہ سوشل فارسٹری میں اسپیشلائزیشن کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کا مقصد سرکاری جنگلات و رقبہ جات سے ہٹ کر عوام کے ساتھ مل کر انہی کے رقبہ جات پر ان کی معاشی و اجتماعی افادیت کے

لئے ہر قسم کے پودے لگانے شامل ہے۔ نہ صرف یہ کہ ان کی معاشی حالت بہتر ہوگی بلکہ جنگلات کا رقبہ بھی بڑھے گا جوکہ ہنوز جمود کا شکار ہے۔ یوں تو سوشل فارسٹری کی ابتدا صوبہ سندھ میں "ہڑی" رقبہ جات سے شروع ہو چکی ہے مگر اس کو مزید آگے بڑھانے اور سائینسی بنیاد پر ترقی دینے کے لئے USAID کے تحت اس ادارے میں ایکسپرٹ آچکے ہیں۔ انشاءاللہ جلد ہی یونیورسٹی کی سطح پر اس فیلڈ میں اعلیٰ خصوصی تعلیم کا بندوبست کیا جائیگا۔

جناب عالیٰ! جہاں ہماری کوشش یہ ہے کہ واٹرشیڈ مینیجمنٹ، وائلڈ لائف مینیجمنٹ، سیری کلچر اور سوشل فارسٹری میں اعلیٰ خصوصی تعلیم یعنی Specialization کا بندوبست کریں وہاں اس کے ساتھ محکمانہ سروس کے ڈھانچے میں ممکنہ تبدیلی کا لانا لازمی امر ہے۔ سندھ میں وائلڈ لائف مینیجمنٹ بورڈ فارسٹ سے علیحدہ ہے۔ صوبہ سرحد کے محکمہ جنگلات میں وائلڈ لائف مینیجمنٹ کا کیڈر (Cadre) کنزرویٹر آف فارسٹ (C. F) کی سطح تک علیحدہ جو نہایت کامیابی سے ترقی پذیر ہے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ دوسرے صوبوں میں بھی کم از کم (C.F) کی سطح تک ان تمام مینیجمنٹس (Managements) کا کیڈر (Cadre) فارسٹ کیڈر سے علیحدہ ہو تاکہ جب افسران یہاں سے Specialize کرنے کے بعد اپنے اپنے کیڈر میں جائیں تو وہ اس دلجمعی کے ساتھ کام کریں کہ انہوں نے اپنے ہی متعلقہ مینیجمنٹ میں کام کرنا ہے اور یہ کہ ان کی ترقی کے راستے کھلے ہیں۔ ورنہ Specialization میں تعلیم اور فیلڈ میں اس کی اہمیت کا مقصد فوت ہو جائے گا۔

سالِ رواں میں ہمارے ادارے کے ریسرچ کرنے والے ساتھیوں نے اپنے اپنے خصوصی مضامین پڑھا کر فارسٹری تعلیم کے معیار کو بلند کرنے میں ہماری مدد کی جس کے لئے میں ان کا بے حد ممنون ہوں۔ پشاور یونیورسٹی کے شعبہ امتحانات نے عرصہ دو سال میں ۸۰ عدد M.Sc اور B.Sc فارسٹری کے جملہ امتحانات لے کر اور بروقت نتائج کا اعلان کر کے اپنی اعلیٰ استعداد کا مظاہرہ کیا۔ میں جناب وائس چانسلر جامع پشاور ان کے عملے کا بے حد مشکور ہوں۔ ساتھ ہی ان کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے دونوں ڈگری کورسز کا پھیلاؤ اور اس میں شامل Specialization ظاہر نشاندہی کرتے ہیں کہ مزید ارتقا کے لئے فارسٹری کو جامع پشاور کی فیکلٹی کا درجہ دیا جائے۔ ہمارے طلباء فیلڈ انجنیئرنگ کا تین ہفتے کا کورس ملٹری کالج آف انجینئرنگ رسالپور میں کرتے ہیں۔ بہترین تعلیم کے ساتھ ساتھ افواجِ پاکستان کی اعلیٰ تنظیم کے

ساتھ اپنے آپ کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ میں کمانڈنٹ MCE کے تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں دو ہفتے کا فارسٹ سروے کا کورس ڈاڈر میں اور ایک ماہ کا ورکنگ پلان کا کورس گھوڑا گلی اور مری کے جنگلات میں ہوتا ہے۔ جس کے لئے میں چیف کنزرویٹر راولپنڈی زون اور چیف کنزرویٹر صوبہ سرحد کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے طلباء کی رہائش اور عملی تربیت میں ذاتی دلچسپی لی ۔

میں آخر میں کامیاب ہونے والے طلباء کو مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داری سنبھالنے اور رزقِ حلال کمانے کی توفیق عطاء فرمائے۔

شکریہ

M. Sc. FORESTRY 1983 – 85 COURSE

MERIT LIST BASED ON MARKS OBTAINED ON FIRST ATTEMPT

Merit order	Name	Marks	Division	Province/Agency
1.	Bashir Ahmad	2129	I	N'W.F.P.
2.	Riazul Haq	2079	I	Punjab.
3.	Tariq Mehmood	2079	I	,,
4.	Babur Ejaz	2077	I	,,
5.	Abdur Rauf Qureshi	2067	I	Azad Kashmir.
6.	Ghulam Qadir Sumbal	2007	I	Punjab.
7.	Muhammad Momin	1998	I	Sind.
8.	Akhtar Mehmood	1965	I	Punjab.
9.	Soomro Abdul Malik	1961	I	Sind.
10.	Azizur Rehman	1960	I	Punjab.
11.	Muhammad Saleem Anver	1954	I	,,
12.	Muhammad Arshad	1953	I	,,
13.	Khurshid Anver	1933	I	Forest Dev. Corp. (NWFP).
14.	Masood Pervaiz	1932	I	Punjab.
15.	Qazi Abdul Jalil	1911	I	Forest Dev. Corp. (NWFP).
16.	Mushtaq Ahmad	1904	II	Punjab.
17.	Khalid Latif	1888	II	,,
18.	Abdur Rashid	1881	II	,,
19.	Khizar Hayat	1880	II	,,
20.	Sheikh Muhammad Azam	1877	II	,,
21.	Ejaz Ahmad	1876	II	,,
22.	Ruhul Amin	1873	II	Forest Dev. Corp. (NWFP).
23.	Liaqaat Ali Khan	1867	II	Punjab.
24.	M. Ismail Zafar	1861	II	Pak. Agric. Res. Council.
25.	Muhammad Siddiq Khattak	1836	II	N.W.F.P.
26.	Muhammad Razzaq Tiwana	1833	II	Punjab.
27.	Ashfaque Ahmad	1812	II	Baluchistan.
28.	Zamir Hussain	1802	II	Punjab.
29.	Mumtaz Akhtar Qadir	1791	II	Azad Kashmir.
30.	Muhammad Yousaf	1788	II	Punjab.
31.	Gul Noor	1785	II	,,
32.	Fida Hussain	1784	II	,,
33.	Jamil Ahmad	1781	II	,,
34.	Hafizur Rehman	1775	II	,,
35.	Zainul Arifeen	1756	II	Pak. Forest Institute.

Merit order	Name	Marks	Division	Province/Agency
36.	Mumtaz Ahmad Babur	1751	II	Punjab.
37.	Muhammad Siddiq	1747	II	"
38.	Faisal Haroon	1737	II	"
39.	Inamullah Khan	1730	II	Private.
40.	Naeem Hassan	1718	II	Punjab.
41.	Rashid Ali Akhtar	1717	II	"
42.	Khawaja Mumtaz Ahmad	1710	II	Azad Kashmir.
43.	Liaquat Hussain Jafri	1699	II	Punjab.
44.	Syed Ejaz Hussain Sherazi	1699	II	"
45.	Javaid Iqbal	1697	II	"
46.	Mir Nadir Ali Talpur	1697	II	Sind.
47.	Abdul Khaliq	1695	II	Punjab.
48.	Muhammad Arif Khan	1640	II	Azad Kashmir.
49.	Shakeel Haider Zaidi	1593	II	Pak. Forest Institute.
50.	Sanaullah	1560	II	Punjab.
51.	Sarfaraz Hussain Bangash	1548	II	Pak. Forest Institute.

B. Sc. FORESTRY 1983 – 85 COURSE

MERIT LIST BASED ON MARKS OBTAINED IN FIRST ATTEMPT

Merit Order	Name	Marks	Division	Province/Agency
1.	Muhammad Farooq	1899	I	Punjab.
2.	Abdul Hamid	1868	I	Azad Kashmir.
3.	Muhammad Tehmasip	1860	I	N.W.F.P.
4.	Syed Muqtada Shah	1840	I	,,
5.	Ataul Munim Shahid	1813	I	Punjab.
6.	Kifayatullah	1789	I	N.W.F.P.
7.	Muhammad Javaid	1757	I	Punjab.
8.	Zahid Ali	1744	I	N.W.F.P.
9.	Shafqat Munir	1740	I	,,
10.	Muhammad Azeem	1726	I	Punjab.
11.	Shah Muhammad	1721	II	Azad Kashmir.
12.	Safdar Hussain	1699	II	Punjab.
13.	Gohar Ali	1688	II	N.W.F.P.
14.	Kebre-Ab-Tesfa	1666	II	Ethiopia.
15.	Muhammad Tahir	1666	II	Azad Kashmir.
16.	Feroze-ud-Din Ahmad	1663	II	Punjab.
17.	Ali Haider	1654	II	N.W.F.P.
18.	Ishtiaq Ali	1648	II	Punjab.
19.	Muhammad Masood Alam	1638	II	Sind.
20.	Fazal Ilahi	1633	II	N.W.F.P.
21.	Muhammad Imran	1606	II	Azad Kashmir.
22.	Muhammad Kabir	1597	II	,,
23.	Muhammad Faisal	1592	II	Punjab.
24.	Muhammad Yaqub	1545	II	Azad Kashmir.
25.	Khalid Mahmood	1544	II	Punjab.
26.	Abdul Razzaq	1539	II	,,
27.	Abbas Ali	1535	II	,,
28.	Rehan Ahmed Khan	1534	II	,,
29.	Ali Akbar	1527	II	N.W.F.P.
30.	Muhammad Farooq	1498	II	Azad Kashmir.
31.	Irfanudin Ahmad	1440	II	Sind.
32.	Mazhar Rasool	1331	II	Punjab.

LIST OF MEDALS M.SC. FORESTRY 1985.

S.No.	Medals	Names.
1.	Dux Medal. First in class (Gold)	Bashir Ahmad (NWFP)
2.	Institute Medal. Best Practical Forester (Gold).	Bashir Ahmad (NWFP)
3.	Dr. R. M. Gorrie's Medal. First in Watershed Management (Silver).	Abdur Rauf Qureshi (A.K)
4.	Director Forestry Education Medal. First in Silviculture (Silver).	Riazul Haq (Punjab)
5.	Bolan Medal. First in working Plan (Silver).	Abdur Rauf Qureshi (A.K).
6.	Director Forestry Education Medal. First in Forest Management (Silver).	Riazul Haq (Punjab)

LIST OF MEDALS B. SC. FORESTRY 1985

S.No.	Medals	Names
1.	Institute Medal. First in class (Gold)	Muhammad Farooq (Punjab)
2.	Institute Medal. Best Practical Forester (Gold).	Muhammad Farooq (Punjab)
3.	Director Forestry Education Medal. First in Forest Biometrics (Silver).	Kifayatullah (N.W.F.P.)
4.	Dr. R. M. Gorrie's Medal. First in Watershed Management (Silver).	Abdul Hamid (A.K.)
5.	Director Forestry Education Medal. First in Forest Management (Silver).	Ataul Munim Shahid (Punjab)
6.	Institute Medal. First in Silviculture (Silver).	Syed Muqtada Shah (N.W.F.P.)
Sports Prizes		*Captins*
Football		Khawaja Mumtaz Ahmad M.Sc.
Hockey		Mohammad Javaid B. Sc.
Volley Ball		Muhammad Arshad M. Sc.
Basket Ball		Fazal Ilahi B. Sc.
Marathon Race (10 K.M. (time 36 minutes 15 seconds).		Mohammad Farooq B. Sc.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈائریکٹر جنرل پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ، ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن، کامیاب ہونے والے طلباء، خواتین و حضرات

السلام علیکم!

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی ۳۷ ویں سالانہ پاسنگ آوٹ کی تقریب میں شرکت میرے لئے انتہائی مسرت کی بات ہے۔ مجھے فخر ہے کہ آج اس تقریب کے صدر کی حیثیت سے یہاں کے معلمین، طلباء، سائینسدان۔ اور محققین سے خطاب کرنے کا موقع ملا۔

کے کسی بھی شعبے میں ترقی کیلئے ماہرین کا وجود ایک جزو لاینفک ہوتا ہے اور تربیتی ادارے (جیساکہ یہ آپ کا ادارہ ہے) ایسے ماہرین پیدا کر کے ملک و قوم کی اس ضرورت کو کماحقہ، پورا کر رہے ہیں۔ یہ بات باعثِ اطمینان ہے کہ پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ سے اب تک ایک ہزار سے زائد فارسٹ آفیسرز تربیت مکمل کر چکے ہیں اور ملک کے جنگلات کے انتظام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ادارہ ملک کی بڑھتی ہوئی پیشہ ورانہ فارسٹروں کی ضرورت کے تحت مزید طلباء کو تعلیم و تربیت دینے کی غرض سے بہت سی سہولتوں کو وسعت دے رہا ہے۔

ڈائریکٹر جنرل صاحب نے اپنے خطاب میں قومی معیشت اور بہبود عامہ کے لئے جنگلات کی اہمیت کا بڑی تفصیل سے تذکرہ کیا ہے۔ تحفظ خوراک اور پائیدار ماحول کے لئے درختوں کے کردار کے بارے میں، انکے خیالات سے پوری طرح متفق ہوں زراعت اور جنگلات میں یہ گہرا تعلق اس بات کا متقاضی ہے کہ ڈیولپمنٹ پلاننگ میں جنگلات کو ترجیحی نظر سے دیکھا جائے۔

خشک آب و ہوا اور کم بارش کی وجہ سے پاکستان میں جنگلات کی شدید کمی ہے جو ملک کے صرف ۵ فیصد رقبے پر موجود ہیں۔ اس طرح جنگل کا فی کس رقبہ ۰۵ . ۰ ہیکٹر ہے، جب کہ دنیا میں اوسطاً فی کس رقبہ ایک ہیکٹر ہے۔ چونکہ اندرون ملک جنگلات کی پیداوار بہت کم ہے اسی لئے ہمیں لکڑی اور لکڑی کی مصنوعات کی ضرورت کو پورا

کرنے کے لئے زیادہ تر درآمد پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ لکڑی اور لکڑی کی مصنوعات کا درآمدی بل جو ۷۶-۱۹۷۵ء میں ۸۷۶۵ء۳ ملین روپے تھا۔ بڑھ کر ۸۴-۱۹۸۳ء میں ۱۴۳۲ ملین روپے ہو گیا ہے۔ لکڑی کی کمی سے لکڑی پر منحصر کارخانوں کی پیداوار میں بھی کمی آگئی ہے۔ اور عام صارفین کو زیادہ رقم دینی پڑتی ہے جو اس کے بجٹ پر گراں گذرتی ہے۔ آبادی اور اضافے اور معیار زندگی میں بلندی کے باعث صورتحال مزید بگڑنے کا خطرہ ہے۔

ملک میں سوختنی لکڑی کی صورتِ حال بڑی خطرناک ہے۔ دیہی علاقوں میں تو گھروں میں کھانا پکانے اور گرمی حاصل کرنے کا یہ واحد ذریعہ ہے۔ مگر شہروں کے غریب بھی گھروں میں ایندھن کی زیادہ تر ضرورت لکڑی ہی سے پوری کرتے ہیں اور اس کی ضرورت آبادی میں اضافے کے باعث روز بروز بڑھتی جا رہی ہے جو کہ ہمارے قلیل جنگلات پر بوجھ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے درخت اور دیگر جھاڑیوں کو بے دریغ کاٹتے رہے ہیں، جس کی وجہ سے جنگلات کم ہونے گئے بلکہ بیشتر پہاڑی میدانی علاقوں میں قدرتی جنگلات بالکل ناپید ہو چکے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں ایندھن کے لیے درختوں کی بے دریغ کٹائی کی وجہ سے ملک میں سیلاب آتے ہیں، جن سے انسانی زندگی کو بے حد نقصان پہنچتا ہے۔ زمین بردگی سے زرعی زمینوں کی پیداواری صلاحیت کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے۔ سوختنی لکڑی کی کم یابی سے سماجی مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں جو آخر کار ملک کی معیشت کو تباہی سے دوچار کر سکتے ہیں۔ حال ہی میں صدرِ پاکستان نے شمالی پنجاب اور آزاد کشمیر کا دورہ کیا اور وہاں جنگلات کی کمی کو شدت سے محسوس کیا۔ انہوں نے جنگلات کی تباہی کی موجودہ صورتِ حال پر گہرے افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا "مری، ہزارہ اور آزاد کشمیر کے علاقوں کے حالیہ دورے کے دوران میں نے دیکھا ہے کہ جنگلات کی تباہی خطرناک رفتار سے جاری ہے۔ اور یہ کہنا کوئی حیرت ناک انکشاف نہ ہوگا کہ اس کے نتیجے میں نہ صرف قومی وسائل بڑی تیزی سے ضائع ہو رہے ہیں بلکہ ماحول کے قدرتی نظام کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جنگلات کا ضیاع ایسا ناقابلِ واپسی چکر شروع کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں موسمی تبدیلیاں، زمین بردگی، جنگلی جانوروں کی تباہی اور دیگر بے شمار خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔"

ترقی پذیر ممالک میں سوختنی لکڑی کی قلت کا احساس زور پکڑتا جا رہا ہے F.A.O کے اندازے کے مطابق ترقی پذیر ممالک کے قریباً ایک ہزار ملین لوگ سوختنی لکڑی کی کمیابی کا شکار ہیں اور اگر موجودہ صورتحال جاری رہی تو صدی کے آخر تک ایسے لوگوں کی تعداد بڑھ کر دو ہزار ملین ہو جائے گی ۔ سوختنی لکڑی کی قلت اور جنگلات کی کمی دونوں مل کر ملک کو بہت جلد تباہی کے کنارے پر ڈال سکتے ہیں F.A.O. کے ڈائریکٹر جنرل ایڈورڈ سوما کے الفاظ میں " مالتھوزین نظریے کا بھوت حقیقت بنتا جا رہا ہے مگر خوراک کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ خوراک کو پکانے کے لئے ایندھن کی کمی کی وجہ سے ۔"

پاکستان میں مستقبل میں لکڑی کی کمی میں مزید اضافہ ہو جانے کا اندیشہ ہے ۔ اس محتاط اندازے کے مطابق سوختنی لکڑی کی ضرورت جو ۸۳-۱۹۸۲ء میں ۱۸ء۹ ملین مکعب میٹر تھی ۲۰۰۰ء میں بڑھ کر ۴۲ ملین مکعب میٹر ہو جائے گی اس اضافی لکڑی کی تحصیل کے لئے آئندہ دس سالوں میں ۱ء۵ ملین ہیکٹر رقبے پر مصنوعی جنگلات لگانا ہوں گے ۔ اتنے بڑے رقبے پر جنگلات لگانا حکومت کے قلیل وسائل سے باہر ہے ۔ اس کا حل یہ ہے کہ دیہی علاقے کے لوگوں کے تعاون سے اور ان کی شرکت سے بڑے پیمانے پر شجرکاری کی جائے ۔ کیوں کہ یہی لوگ سوختنی لکڑی کی کمیابی سے سب سے زیادہ متاثر ہیں ۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ سوشل فارسٹری کا ایک جامع پروگرام بنایا جائے اور دیہی علاقوں میں دیہی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے وہاں درختوں کے ذخیرے لگائے جائیں ۔ اس طریقہ کار کو ایشیا کے بہت سے ممالک میں کامیابی سے اختیار کیا گیا ہے ۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ یہ طریقہ پاکستان میں بھی کامیابی سے ہمکنار نہ ہو ۔

میں اس ضمن میں صوبہ سندھ میں رائج " ہوڑی سسٹم "، کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں جو سوشل فارسٹری کی ایک بین مثال ہے ۔ حیدرآباد میں کھیتوں میں درختوں کے ذخیرے لگانا سو سال پرانی رسم ہے ۔ زمیندار اپنی زمین کا کچھ ٹکڑا محض درختوں کے لئے مختص کر دیتا ہے جس کا بنیادی مقصد زمین میں زرخیزی کو قائم رکھنا اور سوختنی لکڑی اور کوئلے کی کانوں میں کام آنے والی لکڑی کا حصول ہوتا ہے ۔ زمین دار کو اس کی فروخت سے اچھی خاصی آمدنی حاصل ہو جاتی ہے ۔ اس رسم کی وجہ سے سندھ

میں لکڑی کی پیداوار میں بھی اضافہ ہو گیا اور زمین کی زرخیزی بھی قائم ہو گئی ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو ملک کے دوسرے حصّوں میں بھی پھیلا دیا جائے تاکہ زمینداروں کو فائدہ پہنچے ۔

شجر کاری میں کسانوں کی شمولیت کے پیشِ نظر یہ لازمی ہے کہ ان کے متعلقہ مسائل کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے اور ان کو حل کرنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے ۔

مجھے پوری اُمید ہے کہ ہمارے فارسٹرز سوختنی اور عمارتی لکڑی کے پیش آمدہ مسائل کے حل کے لیئے ابھی سے ایک جامع منصوبہ بنائیں گے ۔ اگر ہم اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ابھی سے کمربستہ نہ ہوئے تو جس طرح (کہ صدر پاکستان نے فرمایا ہے) قدرتی توازن بگڑ جائے گا، جس کے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں ۔ سوختنی لکڑی کے علاوہ ملک کے بہت سے علاقوں میں گھاس اور چارے کی کمی کا مسئلہ بھی درپیش ہے ۔ جوں جوں مال مویشیوں سے حاصل شدہ اشیاء کی ضرورت میں اضافہ ہو رہا ہے توں توں ان کیلیئے چارے کی ضرورت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے ۔ اور یہ اضافہ روز بروز بڑھتا ہی جائے گا ۔ ہماری چراگاہوں پر اتنی زیادہ چرائی ہو رہی ہے کہ ان کی پیداواری صلاحیت کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے ۔ ان چراگاہوں کی پیداواری صلاحیت کو بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ ان کو سائنسی انداز پر استعمال کیا جائے اور ان میں گھاس کی بجائے چارے والے پودے کی شجر کاری، کھاد کا استعمال، پانی کا پھیلاؤ اور چرائی کی تنظیم جیسے اصلاحی کام کیئے جائیں ۔ میں توقع کرتا ہوں کہ مستقبل کے منصوبوں میں چراگاہوں کی اصلاح کے لئے مکمل توجہ دیجائے گی ۔

آخر میں، میں کامیاب ہونے والے طلباء کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کی بہتر مستقبل کے لیے دعا کرتا ہوں ۔ ہماری تمام تر اُمیدیں ان نوجوانوں سے ہی وابستہ ہیں یہی لوگ جنگلات کی کمی کے موجودہ بحران سے ملک کو نکال سکتے ہیں ۔ ان سے میری استدعا ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبوں میں پہنچتے ہی اس بہت بڑے چیلنج کا سامنا کرنے کے لئے محنت اور لگن کے ساتھ کام کر کے یہ ثابت کر دیں کہ اس دُنیا میں کوئی بھی ایسا کام نہیں جو ممکن نہیں ۔

شکریہ !

اظہارِ تشکر

جناب صدرِ مجلس۔ مہمانانِ گرامی۔ معزز خواتین و حضرات۔

پیشتر اس کے کہ یہ تقریب اختتام پذیر ہو میں اپنا فرضِ منصبی سمجھتا ہوں کہ جناب صدر آپ کا اور جملہ حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کروں کہ آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود اس تقریب کو رونق افروز کیا اور ہماری ہمت افزائی فرمائی۔

ہم اُن اداروں، محکموں اور دوست ممالک کے بھی ممنونِ احساس ہیں جنھوں نے ہمارے تعلیمی اور تحقیقاتی پروگرام کو بروئے کار لانے میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔

میں کامیاب ہونے والے طلباء کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور انہیں علامہ اقبال کا پیغام یاد دلاتا ہوں کہ۔

تنے پیدا کُن از مُشتِ غبارے
تنے محکم تراز سنگیں حصارے

درونِ او دِل درد آشنائے
چوں جُوئے درکنارِ کوہسارے

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ زندگی کے نئے سفر میں کامیابی سے ہمکنار کرے اور وہ بطریقِ احسن اپنے فرائض سے عہدہ برآں ہوں۔

آخر میں ایک بار پھر جناب مہمان خصوصی، جملہ مہمانِ گرامی اور حاضرینِ مجلس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے اور ہماری خوشیوں میں شرکت فرمائی۔

کھیلوں کی سالانہ رپورٹ

سالانہ کھیلوں کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کھیلوں کے انچارج جناب محمد ایاز خٹک نے مندرجہ ذیل رپورٹ پیش کی۔ NP مہمان خصوصی جناب فقیر محمد خان صاحب سیکرٹری زراعت جنگلات، امداد باھمی حکومت صوبہ سرحد ڈائریکٹر جنرل صاحب، ڈائریکٹر صاحبان، مہمانان گرامی، میرے ساتھیو اور عزیز طلباء خواتین و حضرات۔ السلام علیکم۔

پاکستان فارسٹ کالج کی اس سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب میں شرکت فرمانے کے لیئے میں مہمان خصوصی جناب فقیر محمد خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنی بے انتہا مصروفیات کے باوجود اس تقریب کو رونق بخش کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

خواتین و حضرات۔ پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ ایک ایسا قومی ادارہ ہے۔ جہاں تعلیمی تربیت کے ساتھ ساتھ جسمانی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس کی بڑی وجہ ہماری پیشہ ورانہ زندگی کا تقاضہ ہے۔ ہماری فیلڈ سٹاف کی زندگی ایک مسلسل تگ و دو ہوتی ہے۔ اس جہد مسلسل سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کے لیے پاکستان فارسٹ کالج میں پیشہ ورانہ تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی تربیت کو بھی بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں طلباء کو ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت صُبح ورزش کرائی جاتی ہے۔ اور شام کے وقت مختلف کھیلوں مثلاً والی بال، باسکٹ بال، فٹ بال، ہاکی، کرکٹ، لان ٹینس، اور بیڈ منٹن، وغیرہ میں شرکت کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، ہاسٹل میں اندرونِ خانہ کھیلوں مثلاً، ٹیبل ٹینس، کیرم بورڈ، شطرنج، وغیرہ کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ جن میں طلباء اپنے فارغ اوقات میں حصّہ لیتے ہیں۔

جناب عالی۔ ہمارے اس ادارے میں پاکستان کے منتخب شدہ حضرات کے علاوہ ہمارے دوست ممالک سے بھی جنگلات کے افسر صاحبان تربیت حاصل کرتے ہیں۔ تکمیل تعلیم کے بعد یہ حضرات اپنے

ملک میں پاکستان کی نیک نامی کا باعث بنتے ہیں اس کے لیے اس ادارے میں نہایت جانفشانی سے تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے ۔ اس سال محکمہ جنگلات کے مستقبل کے 136 افسران زیر تربیت رہے ہیں ۔ ان کی جسمانی تربیت کے لیے فنڈ کی کمی کے باوجود کھیلوں کا معیار بلند کرنے کے لیے جناب راجہ محمد اشفاق DFE کی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے کھیلوں کا اعلیٰ اور معیاری سامان مہیا کیا گیا ۔

جناب عالی ۔ عملی زندگی میں کامیابی کی خاطر طلباء کو مشقت کا عادی بنانے کے لیے جو ورزشیں کرائی جاتی ہیں اُن میں سے چند ایک کا آپ عملی مظاہرہ دیکھ چکے ہیں ۔ طلبا کی یہ لگن اور محنت ہماری جانفشانی کا ثمر ہے ۔ ورنہ یہاں تربیّت حاصل کرنے سے پہلے اکثر طلباء ان کھیلوں اور ورزشوں سے نابلد ہوتے ہیں ۔

انعامات جیتنے والے کھلاڑیوں کو مبارک باد دیتے ہوئے ، میں مہمانِ خصوصی جناب فقیر محمد خان صاحب کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس تقریب کو رونق بخشی ۔ آپ سب خواتین و حضرات کا بھی شرکت فرمانے کے لیے بہت بہت شکریہ ۔

السلام علیکم

رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی جناب فقیر محمدؐ خان سکریٹری زراعت و جنگلات و امداد باہمی ۔ حکومت صوبہ سرحد نے جیتنے والے طلباء اور دیگر کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کیۓ ۔ اور حاضرین نے خطاب فرمایا ۔ جو مندرجہ ذیل ہے

شیخ محمود اقبال صاحب ڈائریکٹر جنرل پاکستان فاریسٹ انسٹی ٹیوٹ !

کھیلوں کے منتظمین ، خواتین و حضرات ۔

یہ بڑی خوش آئین بات ہے کہ پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ ماہرین جنگلات پیدا کرنے کے ساتھ

اُن کی جسمانی تربیت کا بھی بندوبست کرتا ہے ۔ کھیل کود انسانی جسم کو چست و چوبند رکھتے ہیں اور ایک دماغ ایک اچھے جسم ہی میں ممکن ہو سکتا ہے ۔ مگر میں آج کھیلوں کے چند دیگر فوائد کو آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

اول بات تو یہ کہ کھیل انسانوں میں مقابلے کا جذبہ پیدا کرتے ہیں ۔ اور اس تقابلی کوشش کی وجہ ہی سے انسانوں کی ترقی ممکن ہوتی ہے ۔ یہ مقابلے کا جذبہ افراد میں ہو تو اس کے اندر نیکی بدی پر غالب آسکتی ہے ۔ صوبوں میں ہو تو ہر صوبہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے ۔ قومی سطح پر ہو تو ہر ادارہ ترقی کرتا ہے ۔ اور قوموں میں ہو تو ہر قوم ترقی کی دہلیز پر گامزن ہو جاتی ہے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ کھیلوں سے اجتماعی کام کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے ۔ جسطرح ایک ٹیم کے کھلاڑی اپنی اپنی پوزیشن میں کام کرتے ہیں مگر سب کے سب ایک ہی کپتان کا حکم مانتے ہیں ۔ اِسی طرح یہ جذبہ ہمیں درس دیتا ہے کہ ہم زندگی میں ایک دوسرے کے جذبات احساسات کا خیال رکھیں اور اپنے اپنے فرائض اور ذمہ داریاں پوری کریں اور ایک فرد کی قیادت مانیں ۔

تیسری بات یہ کہ کھیل ہمیں شکست کو تسلیم کرنے کا درس دیتے ہیں ۔ کامیابی اور ناکامیاں انسانی زندگی کا لازمی حصّہ ہیں ۔ مگر ناکامی کی صورت میں ہم بغاوت نہ کریں بلکہ اپنی ناکامی کو تسلیم کر لیں ۔ یاد رکھیں کہ یہ ناکامی یا شکست دو طرح کی ہوتی ہے ۔ ایک وہ جو انسان میں کسی صلاحیت کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے ۔ اور دوسری وہ جو فریق مقابل کے غلط ہتھکنڈوں کے استعمال کی وجہ سے سامنے آتی ہے ۔ اگر کسی صلاحیت کی کمی کی وجہ سے آپ کو شکست ہوتی ہے تو اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کریں اور اگر فریق مقابل کے غلط ہتھکنڈوں کی وجہ سے پیش آئے تو گھبرائیں نہ ۔ دُنیا آپ کو کامیاب ہی کر دے گی ۔

میں آخر میں تمام کھلاڑیوں کو اُن کی کامیابی پر اور کھیلوں کی انتظامیہ کو اُن کے اچھے انتظامات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

والسلام

37TH ANNUAL SPORTS PRIZE LIST

Game Item	Winner	Runner Up
Field Games		
Lawn tennis single	Masood Pervez M.Sc.	Riazul Haq M.Sc.
Lawn tennis double	Masood Pervez & Riazul Haq M.Sc.	Faisal Haroon & Ijaz Ahmad M.Sc.
Badminton single	Ghulam Jilani B.Sc.	Naeem Hassan M.Sc.
Badminton double	Khwaja Mumtaz & Liaqat Sulehri M.Sc.	Riaz-ul-Haq & Masood Pervez M.Sc.
Captain Footbal Team	Khwaja Mumtaz M.Sc.	
Captain Hockey Team	M. Javid Gill B.Sc.	
Captain Volley Ball	Mohammad Arshad M.Sc.	
Captain Basket Ball	Fazal Ilahi B.Sc.	
Captain Cricket Team	Mahmood Iqbal Sheikh, D.G. P.F.I.	
Indoor Games		
Table tennis single	Ijaz Ahmad M.Sc.	Irfanud-Din B.Sc.
Table tennis double	Ijaz Ahmad & Aurangzeb M.Sc.	Khwaja Mumtaz & Inamullah Khan M.Sc.
Carrom single	Faisal Haroon M.Sc.	Aamir Shehzad B.Sc.
Carrom double	Manzoor Hussain & Amir Shehzad B.Sc.	Ijaz Ahmad & Mohammad Azam M.Sc.
Chess	Zafrul Hassan M.Sc.	Anwar Hussain M.Sc.
Draughts	M. Rafique B.Sc.	M. Azam M.Sc.
Athletics		
100 m. race	Khwaja Mumtaz M.Sc.	Mohammad Jamil M.Sc.
200 m. race	Khwaja Mumtaz M.Sc.	Ilyas Bashir M.Sc.
400 m. race	M. Ilyas Bashir M.Sc.	Jamil Ahmad M.Sc.
800 m. race	Siddique Dogar M.Sc.	M. Ilyas Bashir M. Sc.
1 mile race	M. Ilyas Bashir M.Sc.	Javed Gill B.Sc.
High Jump	Khwaja Mumtaz M.Sc.	Jamil Ahmad M.Sc.
Long Jump	M. Ilyas Bashir M.Sc.	M. Farooq-I B.Sc.
Shot put	M. Rafique B.Sc.	Siddique Dogar M.Sc.
Discus throw	Gulzar Rehman B.Sc.	Siddique Dogar M.Sc.
Javelin throw	Siddique Dogar M.Sc.	M. Kabir B.Sc.
Best athlete of the year 85	Ilyas Bashir M.Sc.	

Relay race 100 x 4	1. M. Farooq B.Sc. 2. Gohar Ali B.Sc. 3. Shafqat Munir 4. Shahid	1. Tapan Kumar M.Sc. 2. Akbar Hussain M.Sc. 3. Zafrul Hassan M.Sc. 4. Anwar Hussain B.Sc.
Obstacle race 400 m.	M. Farooq B.Sc.	Jamil Ahmad M.Sc.
Three legged race	Shafqat Munir & Jilani B.Sc.	Aamir Shehzad & Zubair
Wheel barrow race	Siddique Dogar & Arshad M.Sc.	Ghulam Jilani & Aamir Shehzad B.Sc.
One legged race	Saleemullah-II B.Sc.	
Sack-race	M. Shahid M.Sc.	Siddique Dogar M.Sc.
Officers race	Dr. Mohammad Jan Director, Animal Husbandry	Shafiullah Khan
Musical chairs	Lal Mohammad Khan	
Tug of War M.Sc. vs. B.Sc. students	Ashfaq Ahmad M.Sc. Captain	
Tug of war officers vs. students	M. I. Sheikh Captain	
Staff race	Ghulam Mohammad	Alla Bux
Special prize for Umpires	1. Raja Mohammad Zareef 2. Tahir Laeeq	
Special prize for Sports Joint Secretary		Khalid Latif M.Sc.
Children race boys below 6 years	Ayaz Mahmood	Syed Abid Hussain
Children race boys below 6–10 years	Sajid	Ghulam Nasir
Children race Girls below 6 years	Musarrat Sarfraz	Miss Balya
Children race girls above 6 years	Musarrat Sarfraz	Miss Shazya
Special prize for active, regular and excellently cooperative staff member during the annual sports		Mohammad Noor